Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۷۷ سوموار ۲۰ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۲۲ احسان ۱۳۷۱ ہش - ۲۲ جون ۱۹۹۲ء نمبر ۱۴۱

محترم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب وفات پاگئے

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ فرماتی ہیں،
میرے داماد عزیزم ڈاکٹر سید داؤد احمد صاحب نے واشنگٹن امریکہ سے یہ انتہائی غمناک اطلاع دی ہے کہ ۱۹ جون ۱۹۹۲ء کو اُن کے والد محترم۔ برادرم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب سابق ڈائریکٹر اریگیشن ریسرچ۔ لاہور اچانک بعارضہ قلب وفات پاکر اپنے مالکِ حقیقی سے جاملے۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

برادرم میر صاحب موصی تھے۔ آپ کا جنازہ بروز منگل مورخہ ۲۳ جون ربوہ لایا جارہا ہے۔ جنازے اور تدفین کے وقت کے بارے میں بعد میں احباب کو اطلاع دی جائے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو جنت میں اپنے قرب خاص سے نوازے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔

ولادت

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:
میرے بھتیجے سید مدثر احمد ابن سید سید احمد ناصر اور فائزہ بنت صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کو ۱۶ جون کو پونے بارہ بجے اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے یہ ان کا پہلا بچہ ہے اس کا نام حمزہ احمد تجویز کیا گیا ہے۔

نومولود حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا پڑپوتا ہے۔ صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کا نواسہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا پڑنواسہ ہے۔ اسی طرح حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی بیٹی ریحانہ باسمہ بیگم سید سعید احمد صاحب ناصر کا پوتا ہے۔ اور حضرت مرزا عزیز احمد کا پڑنواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بچہ کو متقی اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

محترم ڈاکٹر احمد غلام محمد صاحب ابن مکرم حافظ صوفی غلام محمد صاحب مربی آف ماریشس (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) ۱۲ جون ۱۹۹۲ء بروز جمعہ امریکہ کی ریاست ایریزونا میں ٹوسن کے مقام پر صبح ۳ بج کر بیس منٹ پر وفات پاگئے۔ آپ موصی تھے۔ اسلئے ان کی میت ان کے لواحقین نے بذریعہ طیارہ ۲۰ جون کو ربوہ بھیجی اور بعد نماز عصر، ان کا جنازہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے پڑھایا

باقی صد پر

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کے اندر نیکی اور بدی کی ایک کشش ہے۔ آدمی نیکی کرتا ہے۔ مگر نہیں سمجھ سکتا کہ کیوں نیکی کرتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص بدی کی طرف جاتا ہے۔ لیکن اگر اُس سے پُوچھا جاوے تو کِدھر جاتا ہے تو وہ نہیں بتا سکتا۔ مثنوی رُومی میں ایک حکایت اس کشش پر لکھی ہے کہ ایک فاسق آقا کا ایک نیک غلام تھا۔ صُبح کو جو مالک نوکر کو لے کر بازار سَودا خریدنے کو نکلا۔ تو راستہ میں اذان کی آواز سُن کر نوکر اجازت لے کر مسجد میں نماز کو گیا اور وہاں جو اُسے ذوق اور لذّت پیدا ہُوا تو بعد نماز ذکر میں مشغول ہو گیا۔ آخر آقا نے انتظار کر کے اس کو آواز دی اور کہا کہ تجھے اندر کس نے پکڑ لیا نوکر نے کہا کہ جس نے تجھے اندر آنے سے باہر پکڑ لیا۔ غرض ایک کشش لگی ہوئی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صد ۱۴۱)

اس بات کی نگرانی کریں کہ کوئی احمدی نکمّا نہ رہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو یہ دیکھ کر کہ کھانے اور کپڑوں کی ذمہ واری دوسروں پر ہے سُست ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ محنت اُسی وقت کرتے ہیں جب دیکھیں کہ ذمہ واری ہم پر ہے اس لئے جب یہ اہتمام کیا جائے کہ سب کے کھانے پہننے کی ذمہ واری محلہ والوں پر ہو۔ وہاں ان کا یہ بھی فرض ہو گا کہ دیکھیں ایسے لوگ سُست نہ ہوں۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ کام نہیں ملتا اور اس کی تشریح کرائی جائے تو معلوم ہو گا کہ ان کے حسب منشاء کام نہیں ملتا۔ حالانکہ سائل ہونے سے بہتر ہے کہ جو کام بھی ملے کر لیا جائے مثلاً ایک وکیل کو اگر وکالت کا کام نہ ملے اور وہ ٹوکری ڈھونے لگ جائے تو یہ اس کی شرافت کی دلیل ہوگی۔ اور اس میں کوئی ذلت نہیں نکمے بیٹھنے کی بجائے اگر وہ حلال روزی ٹوکری ڈھو کر کمائے گا تو اس کے محلہ والوں میں سے ہی کئی اسے اس سے اچھی نوکری دینے پر آمادہ ہو جائیں گے پہلے تو لوگ شرم کی وجہ سے نہیں کہتے کہ آپ یہ معمولی نوکری کر لیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ دوسرا اسے ہتک نہ سمجھے۔ جیسے بعض خاندان بڑے سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی لڑکیوں کے رشتے کے لئے کوئی اس خوف سے پوچھتا ہی نہیں کہ ایسا نہ ہو ناراض ہو جائیں۔ اسی طرح ایک وکیل کو کوئی شخص یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا کہ آپ میری دکان پر پندرہ روپے کی نوکری کر لیں۔ لیکن اگر وہ مزدوری کرنے لگ جائے کہ آپ یہ کام کیوں کرتے ہیں۔ میرے پاس پندرہ روپے کی جگہ ہے۔ پھر ممکن ہے دوسرا پچیس ۲۵ روپیہ ماہوار پیش کر دے کہ میری دکان پر آجاؤ۔ تیسرا اس سے بھی زیادہ دینے پر تیار ہو جائے اور اس طرح ممکن ہے کہ وہ سو ڈیڑھ سو روپیہ تک جا پہنچے۔ جو شخص گھر میں بھوکا پڑا رہے وہ جسمانی موت کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور جو دست سوال دراز کرے وہ اخلاقی موت مرتا ہے لیکن جب دونوں صورتیں نہ ہوں تو دُنیا ایسے شخص کو عزت دیتی ہے میرے پاس کئی ایسے لوگ آتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کام کیوں نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں ملتا نہیں۔ اور اگر بتایا جائے کہ فلاں کام ہے تو کہیں گے کہ اس میں تو پندرہ روپے ملتے ہیں۔ انہیں یہ سمجھ ہی نہیں آتا کہ پندرہ روپے صفر سے تو بہرحال زیادہ ہیں۔ وہ گریجوایٹ ہوں گے۔ مولوی فاضل ہوں گے۔ اچھے پڑھے لکھے اور عالم ہوں گے۔ مگر یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔ کہ صفر سے پندرہ بہتر ہیں۔ حالانکہ اگر ایک خالی ہاتھ ہو اور دوسرے شخص کے ہاتھ میں گنڈیری ہو تو ایک نادان بچہ بھی فرق محسوس کرتا ہے لیکن یہ لوگ ایسے احمق ہوتے ہیں کہ دس یا پندرہ یا صفر میں فرق نہیں کرتے۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ایک

باقی صد ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲۔ احسان ۱۳۷۱ ہش ۲۲۔ جون ۱۹۹۲ء

تحدیثِ نعمت

"آپ کی یاد آوری کا شکریہ" خط میں لکھے جانے والے یہ الفاظ کتنے اچھے لگتے ہیں۔ دل میں محبّت کا ایک سوتا پھوٹ پڑتا ہے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جس شخص نے یاد کیا اس کے دل میں بھی محبّت کی لہر اٹھی اور جس شخص نے خط میں یہ الفاظ پڑھے اس کے دل میں بھی محبّت کا جذبہ پیدا ہوا۔ ایک دوسرے کو یاد رکھنا جادو کا اثر رکھتا ہے۔ اور یہ جادو وہ ہے جس سے محبّت کے اَن دیکھے جذبوں کو پَر لگ جاتے ہیں۔

جب کوئی دوست ملتا ہے اور کہتا ہے "اچھا آپ بھول گئے" تو انسان کسی حد تک ندامت محسوس کرتا ہے۔ بھول کیوں گیا۔ یہ تو اچھا نہیں ہوا گویا دوست کو بھول جانا۔ اس کا چہرہ بھول جانا یا اسکی کوئی بات بھول جانا۔ خاص طور پر بھول جانے والی بات اگر احسان کا رنگ رکھتی ہو تو اور بھی دُکھ ہوتا ہے۔ یاد رکھنا ہی اصل احسان شناسی ہے۔ اور یاد رکھنے ہی سے محبّت قائم رہتی ہے اور بڑھتی بھی رہتی ہے۔

جب انسانوں کی باتوں کا یہ حال ہے تو خدا تعالیٰ کی باتیں تو بطور احسن یاد رکھنا لازمی ہیں۔ خدا کی باتیں تو اس کا احسان ہیں۔ اور یہ احسانات ہمارے دائیں بھی بکھرے پڑے ہیں اور ہمارے بائیں بھی۔ ہمارے نیچے بھی ہیں اور ہمارے اوپر بھی۔ حتیٰ کہ ہم اس سمندر میں غوطہ زن ہیں اور چاروں طرف سے سمندر کے پانی کی طرح اس کے احسانات کو اپنے گرداگرد دیکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی ان باتوں۔ نعمتوں۔ احسانات کو یاد کرنا شکر گذاری کی بھی علامت ہے اور اس سے محبت بھی بڑھتی ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبّت۔ اور اگر انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت بڑھے تو اس بات کے لئے کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ہم سے محبت کا اظہار بھی بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہیئے اس سے خدا تعالیٰ کی محبّت بڑھتی ہے اور اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیلئے ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ تحدیث کے یہی معنی نہیں کہ انسان صرف زبان سے ذکر کرتا رہے بلکہ جسم پر بھی اس کا اثر ہونا چاہیئے۔ مثلاً ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ عمدہ کپڑے پہن سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ میلے کچیلے کپڑے پہنتا ہے اس لئے کہ وہ واجب الرحم سمجھا جائے۔ یا اسکی آسودہ حالی کا حال کسی پر ظاہر نہ ہو ایسا شخص گناہ کرتا ہے۔"

تحدیث نعمت زبان سے بھی ہو اور جسم پر بھی ظاہر ہو۔ یہ ہے خدا تعالیٰ کو اور اس کی نعمتوں کو یاد کرنا۔

میری منزل پہ جاکے بیٹھ گئے
کر رہے ہیں وہ انتظار مرا
میرا ذوقِ سفر تو نشّہ ہے
کون اُتارے گا یہ خمار مرا

ابوالاقبال

ان کی ہر بات کو ملتی ہے پذیرائی بہت
جن کے رِستے ہوئے زخموں کی ہے گہرائی بہت

مَیں کبھی اپنا جنوں لے کے بیاباں نہ گیا
میرے آنگن میں ہے میرے لئے پہنائی بہت

وہ بھی دن تھے کہ مرے ساتھ کوئی اور نہ تھا
آجکل پھرتے ہیں ان گلیوں میں سودائی بہت

آسمانوں سے اُترتے ہیں مری جھولی میں
چاند تاروں کی مجھی سے ہے شناسائی بہت

مجھ کو یہ فخر کہ ہیں وہ مرے دل سے واقف
تجھ کو یہ ناز کہ ہے بزم میں شنوائی بہت

شہر میں رہ کے گذارا نہیں ہوتا میرا
دشت و صحرا سے ہے چھالوں کی شناسائی بہت

اپنے غم سے بھی مرے دل کو محبت تھی مگر
تیرا غم دیکھ کے دنیا مجھے راس آئی بہت

میری محرومی پہ شائد تجھے ترس آتا ہے
دیکھ کر تجھ کو طبیعت مری گھبرائی بہت

صبح کی پہلی کرن تیر کی مانند لگی
رات کی رُوح اسی تیر سے زخمائی بہت

بولنے کی جنہیں عادت ہے وہ یوں بولتے ہیں
بات کم ہوتی ہے اور حاشیہ آرائی بہت

یوں تو واقف تھے نسیم آپ پہلے بھی مگر
آجکل لگتا ہے ان سے ہے شناسائی بہت

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل سے ان توقعات کا اظہار کیا تھا کہ تم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بجا لاؤ گے۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو گے۔ یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک کرو گے۔ مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کرو گے۔ اور لوگوں کو ہمیشہ اچھی باتیں کہو گے۔ نمازیں پڑھو گے زکوٰۃ دو گے۔ اور یہ وہ احکام ہیں جن سے تمہیں کوئی اختلاف نہیں۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صداقت کے متعلق تمہیں اختلاف ہے۔ مگر یہ ایسی باتیں ہیں جن سے تمہیں کوئی اختلاف نہیں بلکہ تم خود ان کے لئے تسلیم کرتے ہو۔ تمہیں کہا گیا تھا کہ تم توحید الٰہی پر قائم رہو اور تم اس بات کو مانتے ہو کہ تمہیں ایسا حکم دیا گیا تھا۔ تمہیں کہا گیا تھا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو اور تم تسلیم کرتے ہو کہ تمہیں واقعہ میں یہ تعلیم دی گئی تھی۔ تمہیں رشتہ داروں یتامیٰ اور مساکین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا تھا اور تم مانتے ہو کہ یہ بات درست ہے۔ پھر تمہیں یہ بھی کہا گیا تھا کہ تم لوگوں کو تکلیف نہ دو گے۔ ان کے جذبات کا خیال رکھو ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آؤ۔ اور یہ تم اقرار کرتے ہو کہ ہمیں یہ احکام دیئے گئے تھے۔ اور سوال یہ ہے کہ کیا تم ان احکام پر عمل کرتے ہو۔ اگر تم اپنے حالات کا جائزہ لو تو تمہیں ماننا پڑے گا کہ تم ان احکام پر عمل نہیں کرتے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہر قوم میں کچھ افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو عام خرابی واقع ہونے کے بعد بھی نیکی پر قائم رہتے ہیں مگر وہ قوم بحیثیت مجموعی مردہ ہی کہلاتی ہے۔ کیونکہ اس کی اکثریت احکام الٰہی سے اعراض کر رہی ہوتی ہے۔ اور یہی یہود کی کیفیت تھی۔

یہاں یہ شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے یہود نے صرف ظاہری طور پر کسی مجبوری یا ناواقفیت کی وجہ سے ایسا کیا ہو ورنہ دلوں میں وہ ان احکام کی عظمت اور ان کی اہمیت کے قائل ہوں ۔۔۔ ممکن ہے یہود بھی صرف ظاہری طور پر بدعمل ہو چکے ہوں اور دلوں میں ان احکام کی عظمت کے قائل ہوں۔ اس شبہ کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ استعمال فرمائے کہ تم لوٹ گئے اور تم اعراض کرنے والے تھے۔ اس میں اس طرف اشارہ فرمایا کہ تمہارا ان احکام پر ظاہری طور پر کوئی عمل نہیں۔ اور یہ فرما کر کہ تم اعراض کرتے تھے۔ اس طرف توجہ دلائی کہ تمہارے دلوں میں بھی ان کی طرف کوئی رغبت نہیں تھی اور اب تم موسوی شریعت سے کلی طور پر بیگانہ ہو چکے ہو۔ گویا ظاہری طور پر بھی تم میں بے دینی اور اباحت پیدا ہو گئی ہے اور باطنی طور پر بھی تمہاری روحانیت مر چکی ہے (یہاں) یہود کے دو اور تمدنی نقائص بیان کرتا ہے جو اس زمانہ میں ان میں خاص طور پر پائے جاتے تھے۔ اور جن کے وہ اکثر مرتکب ہوا کرتے تھے۔ فرماتا ہے کہ تم اس وقت کو بھی یاد کرو جب ہم نے تم سے یہ عہد لیا تھا کہ تم اپنے خون نہ بہاؤ گے اور اپنے آپ کو گھروں سے نہ نکالو گے۔

اپنے خون بہانے سے اس جگہ اپنے ہم قوم کا قتل مراد ہے اور یہ الفاظ اس لئے اختیار کئے گئے ہیں کہ اپنی قوم کو قتل کرنا درحقیقت اپنا ہی قتل کرنا ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض افراد کی ہلاکت یا ان کا قتل تمام قوم پر بحیثیت مجموعی اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی طرح اپنے آپ کو گھروں سے نکال بھی دینے سے اپنے آپ کو گھروں سے نکالنا مراد نہیں جیسا کہ خود (—) سے ظاہر ہوتا ہے بلکہ اس سے مراد بھی اپنی قوم کا نکالنا ہے ورنہ کوئی شخص اپنے آپ کو اپنے گھر سے نکالا نہیں کرتا۔ اس جگہ بھی پچھلی بیان کردہ حکمت کے ماتحت قوم کے بعض افراد کے نکالنے کا ذکر کرنے کی بجائے اپنا نکالنا بیان کیا گیا ہے تاکہ ان کو اپنی حماقت کا احساس ہو۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ ایک دوسرے کو قتل کرنا اور اپنی قوم کے افراد کو اپنے گھروں سے نکالنا تمہارے لئے ممنوع قرار دیا گیا تھا مگر تم نے اس حکم کو بھی توڑا۔

اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے۔ کہ اس کی اطاعت و محبت کس رنگ سے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ فریب اور دغا نہیں ہو سکتا۔ کوئی اُسے دھوکا نہیں دے سکتا۔ جب تک سچے اخلاص اور پوری ۔۔ کے ساتھ یک رنگ ہو کر خدا تعالیٰ کا نہ بن جاوے۔ کچھ فائدہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعائیں ہی دعائیں

حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے ۱۹۲۵ء میں فرمایا:-

اس میں شبہ نہیں کہ اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ جس دوست کی دعا کے لئے چٹھی آئے اس کے لئے میں آدھ گھنٹہ یا گھنٹہ الگ بیٹھ کر دعا کرتا ہوں۔ تو یہ درست نہیں نہ میں اس طرح کرتا ہوں اور نہ کر سکتا ہوں۔ ننو کے قریب روزانہ قادیان کے رقعے ملا کر دعا کی درخواستیں آتی ہیں۔ اور بعض اس قسم کے خطوط لکھتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کرتے رہنا۔ ان کو بھی اگر ملا لیا جائے تو یہ تعداد اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ان کے لئے اگر ایک ایک منٹ بھی علیحدہ دعا کے لئے رکھا جائے اور پھر دین حق کی ضروریات کو شامل کیا جائے تو تین چار گھنٹے صرف ایک وقت کی دعا کے لئے چاہیئے ہوتے ہیں۔ اس لئے میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کیا کرتے تھے۔ آپ کا قاعدہ تھا کہ خط پڑھتے جاتے اور ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے جاتے۔ میں بھی اسی طرح کرتا ہوں اس طرح سے خط بھی صاف طریقے سے پڑھا جاتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک خط سیکرٹری کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وہ مجھے سنا رہا ہوتا ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں اس میں یہ نہیں بلکہ یہ لکھا ہے۔ اور میری بات درست نکلتی ہے۔ غرض دعا کی وجہ سے میں خط پڑھنے میں پوری توجہ دیتا ہوں اور خط کا سارا مضمون میرے ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ایک تو اس طرح دعا کرتا ہوں دوسرے یہ طریق میں نے رکھا ہے کہ نوافل میں دعا کرتا ہوں اور میں جماعت میں ترقی اور مشکلات کے ازالے کے لئے اکثر نماز میں دعا کرتا ہوں۔ اس دعا میں علاوہ اس کے دعا ۔۔۔۔۔ کہ خدا تعالیٰ ہمارے وہاں کے بھائیوں کی مدد اور نصرت فرمائے اور انہیں دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔ پھر یہ دعا بھی کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ دین حق کی صداقت کو مشرق اور مغرب میں پھیلائے اور سب انسانوں کو دین حق میں داخل کرے۔ پھر ساری جماعتوں کے لئے دعا کرتا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جماعت کی مالی جسمانی اخلاقی علمی روحانی ہر قسم کی روکوں کو دور کر کے ان تمام اقسام میں ترقی کے سامان پیدا کرے۔ پھر سلسلہ کے جو اہم کام ہوتے ہیں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ پھر یہ دعا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے دعا کے لئے لکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کے دکھ اور تکالیف دور کر دے۔ ان کے لئے راحت کے راستے کھول دے۔ اس وقت ذہن میں جن کی مشکلات کا میرے دل پر خاص اثر ہوتا ہے، ان کے نام لے کے ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ پھر یہ دعا کرتا ہوں کہ الٰہی ہماری موجودہ جماعت پر ہی فضل نہ فرما بلکہ اس کی اولاد پر بھی فضل فرما۔ پھر سلسلہ کے کارکنوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ انہیں اپنے فرائض کی ادائیگی کی سمجھ عطا فرما۔ اپنے فضلوں کا وارث بنا دے۔ لوگوں سے ہمدردی اور تعاون کا طریق سکھا۔ جماعت ان کے ساتھ تعاون اور ہمدردی دے۔ جو دعوت الی اللہ کے لئے گئے ہوئے ہیں ان کے لئے اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ پھر جو مصائب میں مبتلا ہیں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ یہ دعائیں پانچوں وقت بلا ناغہ علاوہ نوافل کے فرض نمازوں میں کرتا ہوں اب بھی اگر کوئی کہے کہ میں جماعت کے لئے دعا نہیں کرتا تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی دن کے وقت کہے سورج نہیں نکلا ہے۔ میں جس طرح دعا کرتا ہوں نوے فیصدی ایسے لوگ ہوں گے کہ خود بھی اپنے لئے اس طرح دعا نہیں کرتے ہونگے۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوں) فرماتے ہیں:-

ہماری زندگی کا ہر شعبہ اور ہم ہر وقت جو کام کرتے ہیں وہ بغیر دعا کے خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ سوؤ تو دعا کرو۔ جاگو تو دعا کرو۔ لقمہ منہ میں ڈالو تو دعا کرو۔ بچوں کے منہ میں لقمہ ڈالو تو اونچی آواز میں دعا کرو تاکہ ان کو بھی عادت پڑے اور ان کو بھی بچپن سے یہ بات سمجھ آجائے۔

پس دعائیں کریں۔ اتنی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر آپ کو اپنے اندر لپیٹ لے اور اس کے نتیجہ میں غیر اللہ کا ہر وار جو ہمارے لئے شر اور تکلیف کا باعث بن سکتا ہے اس سے خدا تعالیٰ کی رحمت ہمیں محفوظ کر لے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۷۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعیمہ صدیقہ کھوکھر۔لندن

یادوں کے چراغ

یادیں ایک خوبصورت چراغ کی مانند ہوتی ہیں۔ جب کسی پیارے وجود کی یاد تنہائی میں ستاتی ہے تو اُس کی پیاری باتیں دِل میں چراغاں بھی کرتی ہیں۔ ایسے چراغ جو جلتے بجھتے جگنوؤں کی طرح پورے وجود کو اپنے حصار میں لے لیتے ہیں۔ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کا وجود بھی ایک ایسے ہی چراغ کی مانند تھا۔ جس کی روشنی سے سدا ہمارے دل جگمگاتے رہیں گے۔

اُن کی شفقت و محبت کے بیکراں سمندر سے جو بہت سے لوگ فیض یاب ہوئے۔ ان خوش نصیبوں میں سے ایک مَیں بھی ہوں۔ آپ نے جو محبت، پیار، اور اخلاص کا سلوک مجھ سے فرمایا وہ میرے ذہن پر انمٹ نقوش چھوڑ گیا ہے۔ آپ کے ساتھ بِیتے ہوئے لمحات میری زندگی کا حسین ترین سرمایہ ہیں۔ یادوں کے ان خزانوں کو مَیں نذرِ عقیدت کے طور پر پیش کر رہی ہوں جو میرے ذہن میں اس طرح محفوظ ہو کر رہ گئے ہیں کہ اُن پر بھُول کی گرد کبھی نہیں پڑے گی۔

حضورِ اقدس کے مسندِ امامت پر متمکن ہونے کے بعد حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کا زیادہ وقت لندن میں ہی گذرا۔ اگرچہ امام جماعت کی رفیقۂ حیات ہونے کے ناطے آپ کا تعلق ساری جماعت سے تھا۔ لیکن لجنہ لندن بیت الفضل کی خوش قسمتی تھی کہ وہ ہماری جماعت کی ممبر بھی تھیں۔ اس لئے ہماری لجنہ کی ہر بہن سے فرداً فرداً متعارف تھیں۔ بیماری سے قبل ہمارے اجلاسوں اور دوسرے پروگراموں میں تشریف لاتیں۔ اُن کی شخصیت اتنی باوقار اور دلنواز تھی کہ ہر محفل کی شان بن جاتیں اجلاسوں میں موقع کی مناسبت سے باتوں باتوں میں نصائح بھی فرماتیں اور جہاں کوئی اصلاح طلب بات ہوتی اس کی اصلاح فرماتیں۔ طبیعت میں سادگی اور حد درجہ انکساری تھی کسی پر نقطہ چینی نہیں کرتی تھیں بلکہ اگر کوئی کمزوری دیکھتیں تو پردہ پوشی کرتیں۔

جوبلی کے سال ۱۹۸۹ء میں پہلا جلسہ جرمنی میں تھا۔ لجنہ کی کچھ ممبرات جن میں خاکسار بھی شامل تھی۔ محترمہ امۃ الرشید احمد صاحبہ (صدر لجنہ یو۔کے) کی قیادت میں جرمنی کے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے فرینکفرٹ گئیں۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ حضور اقدس اور قافلہ کے ہمراہ پہلے تشریف لے جا چکی تھیں۔ جلسہ کے دوران جب آپ تشریف لائیں تو ہم سب کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ ہم سے نہایت پیار سے ملیں۔ جلسہ کے بعد اُن کا پروگرام لندن BY AIR آنے کا بنا تو مجھے اُن کے ساتھ سفر کرنے کا موقع ملا۔ وہ ایک یادگار اور حسین سفر تھا۔ گو فرینکفرٹ سے لنڈن کا سفر زیادہ لمبا نہیں لیکن مشن ہاؤس سے ایئر پورٹ اور پھر لندن تک پہنچنے میں تین چار گھنٹے لگ گئے۔ اُن کی قُربت اور ساتھ اتنا پیارا تھا کہ وقت گذرنے کا احساس تک نہ ہُوا۔

آپ ہر ایک کی ہمدرد تھیں۔ کسی کو کوئی پریشانی یا تکلیف ہو نہایت توجہ سے اس کی بات سُنتیں اور اپنی طرف سے جہاں تک ممکن ہوتا اس کی تکلیف کو دُور کرنے کی بھی کوشش کرتیں۔ زبانی بھی بے حد تسلّی دیتیں۔ دل کی بہت غنی تھیں۔ ہر ایک کو اس کے ذوق کے مطابق تحائف سے نوازتیں۔ ان کے دیئے ہوئے تحائف نہ صرف ہمیں اُن کی یاد دلاتے ہیں بلکہ اُن کے اعلیٰ ذوق کی ترجمانی بھی کرتے ہیں۔ وہ دوستی اور خلوص کی دَولت سے نہ صرف مالا مال تھیں بلکہ اس بیش بہا خزانے کو لُٹانے میں بھی غنی تھیں۔

مجھے یاد ہے کہ ایک بہن نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی تھی۔ اس نے بیگم صاحبہ سے درخواست کی کہ میرے بیٹے کی بَری بنا دیں۔ آپ نے اس قدر خلوص سے اس کی چیزیں خریدیں اور اس فکر مندی کے ساتھ کہ خرچ بھی زیادہ نہ ہو۔ اور چیزیں بھی خوبصورت بنیں۔ خریداری بہت سلیقے سے کرتیں۔ نہایت خوبصورت کپڑے خریدے۔ ڈیزائن خود تجویز کیلئے اور سلائی کیلئے دیئے۔ پھر سُوٹوں کے دوپٹوں پر سجاوٹ کی پٹیاں، رِبن اور ڈوریاں اس خوبصورتی سے لگائیں کہ اُن کا سلیقہ اور سلائی میں مہارت دیکھ کر مَیں حیران رہ گئی۔

پچھلے سال مَیں پاکستان گئی تو فون کرکے بچّیوں کا حال پوچھتی رہیں۔ میری بیٹی عنبرین نے مجھے بتایا کہ پہلے دن جب اُن کا فون آیا تو مَیں نے کہا "بیگم صاحبہ امّی تو پاکستان گئی ہوئی ہیں۔ آپ نے اُن سے بات کرنی تھی"۔ عنبرین کی بات سُن کر ہنس پڑیں اور کہنے لگیں کہ مجھے پتہ ہے تمہاری امّی پاکستان گئی ہوئی ہیں۔ مَیں نے تم لوگوں کا حال پوچھنے کے لئے فون کیا ہے۔ اس طرح کئی بار ان سے فون پر رابطہ رکھا۔

پچھلے سال ہی اکتوبر میں میرا چھوٹا بیٹا سلمان احمد آنکھ میں شدید قسم کے انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہوا۔ اس کے ساتھ مَیں تین ہفتوں سے زیادہ ہسپتال رہی۔ بہت ہی پریشانی کے دن تھے۔ آپ نے کئی بار فون پر حال پوچھا۔ دو تین بار سیر کے دوران بچّیوں کے پاس چکر بھی لگا گئیں۔ اور پھر انہیں یہ بھی پوچھا کہ تمہاری امّی تو سارا دن ہسپتال میں ہوتی ہے۔ تم لوگ کھانے کا کیا کرتے ہو۔ مَیں بھجوا دیا کروں۔ بعد میں جب سلمان گھر آیا تو حال پوچھنے آتی رہیں۔ چونکہ اسے اس آنکھ سے انفیکشن کی وجہ سے نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس لئے بڑی ہی فکر مندی کی کیفیت تھی۔ ہمیشہ نہایت محبّت اور ہمدردی کا اظہار فرماتیں اور دعاؤں کی تلقین کرتیں۔

صد سالہ جلسہ قادیان میں شمولیت کی اُنہیں بہت خواہش تھی۔ حالانکہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔ لیکن بڑی خوشی اور شوق سے تیاری کرتی رہیں۔ سفر کے لئے خریداری بھی ہم نے اکٹھے ہی کی۔ حضور اقدس کی صاحبزادیاں، بچے سب بے حد خوش تھے۔ جب اکٹھے بیٹھتے قادیان ہی کی باتیں ہوتیں۔ آخر ۱۶۔ دسمبر کا دن آ گیا۔ جس دن حضور انور مع خاندان قادیان کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ ایک عجیب طرح کی خوشیوں کا سماں تھا۔ حضور کی صاحبزادیاں، بچے سب تیار تھے۔ جانے کا انتظار تھا۔ ساڑھے چار بجے سب ایئر پورٹ چلے گئے۔ صرف حضور اقدس اور بیگم صاحبہ رہ گئے۔ حضور پانچ بجے نیچے تشریف لے گئے۔ جہاں افراد جماعت حضور کو الوداع کہنے کے لئے جمع تھے۔ اس قدر پیارا سماں تھا۔ حضور اقدس سب سے ملے پھر بیگم صاحبہ کو بلا بھیجا۔ جاتے وقت بیگم صاحبہ نے مجھے گلے لگایا۔ ماتھے پر پیار کیا اور بولیں "نعیمہ تم دل چھوٹا نہ کرنا۔ مَیں جانتی ہوں کہ بچے کی بیماری کی وجہ سے تم نہیں جا سکیں مَیں اس کے لئے سفر میں بھی دعا کروں گی۔ اور بیت الدّعا میں بھی دعا کروں گی"۔ ان کے پیار کا وہ لمس مجھے آج بھی محسوس ہوتا ہے۔

یوں تو لندن کی جماعت کے افراد نومبر سے ہی جانا شروع ہو گئے تھے لیکن حضور اقدس اور بیگم صاحبہ کے جانے کے بعد تو ہمیں ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے لندن ہی سنسان ہو گیا ہے۔ ایک تو سردیوں کے دن جبکہ ۴ بجے سے ہی اندھیرا ہو جاتا ہے پھر جماعتی پروگرام بھی نہ ہونے کے برابر۔ ہمارے لئے واحد یہ کشش باقی رہ گئی تھی کہ ہم جلسہ کے پروگرام یہاں بھی سُن سکیں گے۔ حضور اقدس کی تقاریر سُنیں تو تسکین قلب نصیب ہوئی۔ اب ہم بے چینی سے ان کی واپسی کے منتظر تھے۔

۱۰ جنوری کو حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ واپس تشریف لائیں۔ حضور اقدس نے ۱۶۔ جنوری کو آنا تھا۔ آپ ہم سب سے اس محبت سے ملیں کہ کھِلی پڑتی تھیں۔ حالانکہ آپ کی طبیعت ناساز تھی اور دیکھنے میں بھی کمزور لگ رہی تھیں۔ لجنہ کی ممبرات جو انہیں لینے ایئر پورٹ گئی تھیں۔ سب کو اپنے ساتھ اوپر فلیٹ میں لے آئیں۔ چائے اور لوازمات سے تواضع کی۔ بہت دیر تک سب سے باتیں کرتی رہیں۔ آخر سب ممبرات ان کے آرام کے خیال سے اٹھ کر چلی گئیں۔ مَیں بھی آنے لگی تو مجھے روک لیا کہ تم میرے پاس رہو۔ شام کو بڑی ہی ہمدردی اور پیار سے مجھے پوچھا کہ قادیان میں مجھے پتہ چلا کہ سلمان کی ایک آنکھ کی بینائی ضائع ہو گئی۔ مَیں نے روتے ہوئے بتایا کہ آپ کے جانے کے بعد ہمیں پتہ چلا۔ وہ بستر پر لیٹی ہوئی تھیں۔ مَیں ان کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی۔ ایک دم اُٹھ کر بیٹھ گئیں مجھے پیار سے گلے سے لگا لیا اور کہنے لگیں۔ "نہ رویا کرو۔ مَیں دیکھ رہی ہوں تم بہت کمزور ہو گئی ہو۔ اپنی صحت کا بھی خیال کرو۔ اور کیا تمہارے رونے سے اس کی بینائی واپس آجائے گی۔ خدا سے دعائیں کرو کہ وہ کوئی رستہ کھولے۔ مَیں اپنی بیماری کی وجہ سے بیت الدّعا تو نہیں جا سکی لیکن جب بھی مجھے دعا کا موقعہ ملا مَیں تمہیں بھُولی نہیں"۔ پھر کافی دیر تک مجھے شفا اور قبولیت دعا کے واقعات سُنا کر تسلّی دیتی رہیں۔

۱۶۔ جنوری تک ہم نے اکٹھے وقت گذارا۔ تھوڑا بہت مجھے خدمت کا موقع بھی ملا۔ اُن دنوں میں بھی انہیں بہت تکلیف تھی۔ بعض اوقات بڑا ہی شدید درد ہوتی۔ لیکن ضبط اور برداشت اس غضب کی تھی کہ شدید تکلیف میں بھی منہ سے ہائے نہیں نکلتی تھی۔ ۱۶۔ جنوری کو حضور اقدس تشریف لائے اور پھر ایک ہفتہ کے بعد وہ ہسپتال میں داخل ہو گئیں۔ مجھے جب بھی ان کے پاس ہسپتال جانے کا موقعہ ملا۔ مَیں اپنی جماعت کی بہنوں کے محبّت

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون۔سین

جاپانی فوج ـــ نیا فیصلہ

امریکہ نے جاپان کی اس تحریک کو سراہا ہے کہ وہاں کی اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جائے جس کے نتیجے میں جاپانی فوج کو جاپان کی حدود سے باہر بھی بھیجا جا سکے۔ خلیج کی جنگ کے دوران چونکہ ایسا کرنا ممکن نہیں تھا اس لئے جاپان نے صرف یا تو مالی امداد دی یا ایسے لوگوں کو بھیجا جو طبی امداد دینے میں کام آ سکتے تھے۔ امریکہ کو جاپان کے اس رویے پر خاصا انقباض تھا۔ اب امریکہ نے کہا ہے کہ جاپان کے اس اقدام سے کہ وہ عالمی ضرورتوں کے مطابق اپنی فوج کو قیام امن کے لئے جاپان سے باہر بھی بھیج سکے گا۔ ایک مستحسن اقدام ہے۔ البتہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک نمائندے نے کہا کہ یہ جاپان کا اپنا کام ہے کہ وہ فیصلہ کرے کہ اپنے علاقے میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے کیا کچھ اور کس طرح کر سکتا ہے۔ گذشتہ دنوں جاپان کی پارلیمنٹ میں یہ فیصلہ ہوا کہ اقوام متحدہ کی قیام امن کی کوششوں کے لئے دو ہزار کی نفری کو اس سال کے آخر تک فارغ کیا جائے گا۔ اگرچہ قانون ساز ادارہ اور حزب اختلاف نے پارلیمنٹ کے باہر اس کے خلاف مظاہرے کئے۔ جنگ عظیم دوئم کے بعد سے جاپان نے اپنے فوجیوں کو ملک سے باہر جنگی حالات میں نہیں بھیجا۔

امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے کہا کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے وہ کسی نئے قانون کو مدنظر رکھتے ہوئے نہیں کہا گیا بلکہ ایک سوال کے جواب میں کہا گیا ہے۔

جام شورو

گذشتہ دنوں جام شورو میں ۹ افراد کو قانون لاگو کرنے والی ایجنسیوں نے دہشت گرد سمجھ کر ہلاک کر دیا تھا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ افراد دہشت گرد نہیں تھے چنانچہ اس سلسلے میں لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا اور حکومت نے ایک کمیشن بٹھا دیا ہے جو اس بات کی تحقیق کرے گا کہ دراصل واقعہ کیا ہے وہ کون لوگ ہیں جنہیں مارا گیا۔ اگر وہ دہشت گرد نہیں تو کن حالات میں ان کے متعلق سمجھا گیا کہ وہ دہشت گرد ہیں۔ وزیراعظم نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ ہر شخص کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ امن و امان کے قیام کے لئے کسی معصوم شخص کے ساتھ زیادتی نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے خود جام شورو کا دورہ کیا ہے اور وہاں پر رائفلیں گرینیڈ اور دیگر اسلحہ دیکھا ہے جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ انہوں نے ان نو افراد کے مارے جانے کے متعلق سنا ہے کہ انہوں نے اس بات کا نوٹس لیا ہے تو انہوں نے کہا کہ تحقیقات کے لئے پہلے ہی احکام جاری کئے جا چکے ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ عنقریب ہمیں حقائق کا پتہ چل جائے گا۔ انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ جو اپریشن اس وقت کیا جا رہا ہے اس میں بعض لوگوں سے غلط سلوک کئے جانے کا بھی امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہری علاقے میں یا دیہاتی علاقے ہم سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں گے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ عوام الناس نے اور سیاسی پارٹیوں نے اس اپریشن کی تائید کی ہے۔

برطانیہ میں نسلی امتیاز

لاس اینجلس میں جو حال ہی میں واقعہ ہوا تھا۔ جسے نسلی فسادات کا نام دیا گیا۔ اور جس کے نتیجے میں نہ صرف لاس اینجلس میں بلکہ دوسرے شہروں میں بھی سفید فام اور سیاہ فام لوگوں کے آپس میں کئی جھگڑے ہوئے اس کے پیش نظر برطانوی پارلیمنٹ نے بھی اس خطرے کا اظہار کیا ہے کہ اگر برطانیہ نے اپنے علاقے میں امتیازات کو نہ مٹایا تو یہاں بھی لاس اینجلس جیسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ حزب اختلاف کے لیڈر نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ نسلی امتیاز کے خلاف جو قوانین موجود ہیں ان پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ نسلی فسادات کے کمیشن کے چیئرمین نے بھی امریکہ کا حوالہ دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ نسلی فسادات کو روکنے کے لئے ان تمام قوانین پر سختی سے عمل ہونا چاہئے جو نسلی امتیاز کی نفی کرتے ہیں۔

اس بحث کا آغاز برطانوی پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کے ڈپٹی سپیکر نے کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں نسلی اقلیتیں اس بات سے پریشان ہیں کہ حکومت ان قوانین پر زور نہیں دیتی۔ جو ان کے حقوق کی پاسداری کے لئے بنائے گئے ہیں۔ برطانوی شہری ان پر حملے کرتے ہیں اور ان کی جائیدادوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان اقلیتوں کی بیروزگاری کی نسبت دوسروں کی نسبت سے بڑھ کر ہے۔ ایک رکن پارلیمنٹ نے بیرونی ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس ملک کی بہت اچھی طرح خدمت کی ہے۔ ان میں سے بہت سے ایسے لوگ ہیں جو کسی نہ کسی محرومی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی اعتراض کیا کہ مسلم سکولوں کو حکومت کوئی گرانٹ نہیں دیتی۔ جبکہ کیتھولک اور یہودیوں اور بعض دیگر قوموں کے سکولوں کو گرانٹ دی جاتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اقلیتوں کو ملک کی کل آمدنی میں سے مناسب حصہ ملنا چاہئے۔ اور ان کی ملازمتوں کا بھی بہتر انتظام کیا جانا چاہئے۔ پارلیمنٹ کے ایک رکن نے سارے یورپ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ آئندہ یورپین کمیونٹی کا چیئرمین برطانیہ ہوگا۔ اس لئے برطانیہ کو نمونے کے طور پر اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنا چاہئے اور نسلی امتیاز کے خلاف جو قوانین ہیں انہیں سخت سے سخت تر کر دینے سے اس برائی کا ازالہ کرنا چاہئے۔

سوڈان میں باغی

ایک طرف تو یہ خبریں مل رہی ہیں کہ جنوبی سوڈان کے باغی حکومت سے مذاکرات کر رہے ہیں اور مذاکرات کی طوالت سے یہ اندازہ لگا رہے ہیں کہ "ہمیں کامیابی حاصل ہو رہی ہے"۔ لیکن دوسری طرف یہ اطلاعات بھی مل رہی ہیں کہ پیپلز لبریشن آرمی نے جنوبی دارالحکومت جوبا پر حملہ کر کے کئی گھنٹے تک اس کے کمانڈ ہیڈ کوارٹر کو اپنے زیر نگیں رکھا۔ لبریشن آرمی نے کہا کہ حکومت نے خاصا نقصان اٹھایا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ کمانڈ ہیڈ کوارٹرز پر قبضہ رکھنے کے بعد وہ جوبا کے ارد گرد کے علاقوں میں واپس چلے گئے۔ اگرچہ ان کے ساتھ گریژن کے چھ افراد یرغمالی ہیں دیگر ذرائع سے بھی اس بات کی توثیق ہو گئی ہے کہ باغی جوبا میں داخل ہو گئے تھے۔ اور وہاں کئی گھنٹے تک ان کے اور حکومت کے فوجیوں کے درمیان لڑائی ہوتی رہی۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں حکومت نے وہاں کرفیو لگا دیا ہے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ کرفیو لگائے جانے کی وجہ سے جب بھی کرفیو اٹھایا جائے گا۔ حالات پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر باغیوں کی اور حکومت کی گفت و شنید شروع ہو چکی ہے اور کافی دیر سے یہ گفت و شنید ہو رہی ہے۔ تو اب طرفین کو کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہئے جو اس گفت و شنید پر اثر انداز ہو۔ خاص طور پر اس لئے بھی کہ جنوب کے لوگ کہتے ہیں کہ اب ہماری گفت گو کامیاب ہوتی نظر آتی ہے۔

گورباچوف پر الزامات

جب سے سابق صدر میخائل گورباچوف نے سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے بعد سے استعفیٰ دیا ہے ان کے خلاف مختلف قسم کے الزامات لگنے شروع ہو گئے ہیں۔ انہیں بزدل اور غدار بھی کہا گیا ہے اور ان کے متعلق اس خیال کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ انہوں نے دوہرے معیار کا مظاہرہ کیا تھا۔ وہ سوویت یونین سے باہر بعض دیگر ممالک میں دہشت پسندوں کی کارروائیوں کو کامیاب بنانے کے لئے سوویت یونین کی رقوم بھی خرچ کرتے تھے۔ وزیر اطلاعات میخائل کولٹورانین COLTORANIN نے ایک نیوز کانفرنس کو بتایا ہے کہ نئے خیالات کے مالک یعنی میخائل گورباچوف کے متعلق عنقریب ایسے کاغذات پیش کئے جائیں گے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے کئی ممالک میں دہشت گردوں کی حمایت کی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے ایسے کاغذات پر آخری دستخط ۱۹۹۱ء کے ہیں۔ ان دہشت گردوں کی امداد مختلف طریقوں سے کی جاتی تھی انہیں روپیہ مہیا کیا جاتا تھا۔ انہیں اسلحہ دیا جاتا تھا۔ اور انہیں بعض خصوصی اشیاء فراہم کی جاتی تھیں۔ یہ وزیر اطلاعات موجودہ روسی صدر بورس یلسن کے قریبی دوست ہیں۔ جہاں تک اسلحہ کی فراہمی کا تعلق ہے۔ عام طور پر جنگی جہازوں کے ذریعے یہ اسلحہ بھیجا جاتا تھا تاکہ حاصل کرنے والوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ بعض اوقات یہ چیزیں عام بوریوں میں بھر کر لادی جاتی تھیں۔ ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک جہاز

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س: قدرت ثانیہ کے مظہر رابع سپین کی بیت کے افتتاح کے لئے کب تشریف لے گئے؟

ج: ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء سفر پر روانہ ہوئے اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو واپس تشریف لائے۔

س: بیت بشارت کا افتتاح کس دن ہوا؟

ج: ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو بیت بشارت کا افتتاح فرمایا۔

س: قدرت ثانیہ کے مظہر رابع کی پہلی مالی تحریک کونسی تھی؟

ج: غرباء کے لئے گھر تعمیر کرنے کے لئے فنڈز کا اجراء۔

س: دورِ رابع میں لجنہ اماء اللہ کا اجتماع کب ہوا؟

ج: ۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء

س: اس اجتماع پر حضور نے لجنہ کو کیا پروگرام دیا؟

ج: آپ نے لجنہ اماء اللہ کو سمعی بصری پروگرام عطا فرمایا اور صوتی ذرائع اختیار کرکے خواتینِ جماعت کی تعلیم و تربیت کریں۔

س: کتنے ذہین طلباء کو تمغہ جات دیئے گئے۔ ان میں طالبات کتنی تھیں؟

ج: جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر ۱۳ طلباء کو تمغہ جات دیئے گئے جن میں چھ ذہین طالبات تھیں۔

س: یہ تمغہ جات کس نے پہنائے؟

ج: حضور کی اجازت سے دو سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اور دو حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت مرزا طاہر احمد صاحب

س: پی۔ ایچ ڈی کے اعزاز پر طلائی تمغہ کس نے حاصل کیا؟

ج: امۃ المجیب صاحبہ بنت چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب ملتان کو یہ اعزاز حاصل ہوا۔

س: صدر لجنہ اماء اللہ اس سال بیرونِ پاکستان کہاں کہاں گئیں؟

ج: انگلستان، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، بلجئم، سپین، امریکہ اور کینیڈا۔

س: لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء کے موقع پر حضور نے کس بات پر زور دیا؟

ج: آپ نے فرمایا کہ لجنہ مرکزیہ کے انتظام کے تحت احمدی خواتین کے عالمی دورے کروائے جائیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کے بارے میں کئے گئے اعتراضات کا جواب دینا مستورات کی ذمہ داری ہے

س: لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع کب ہوا۔ حاضری کس قدر تھی؟

ج: ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء کو لجنہ اماء اللہ انڈونیشیا کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اسی جماعتوں کی ۵۰۰ احمدی خواتین نے شرکت کی۔

س: تیسرا آل پاکستان ٹورنامنٹ کب منعقد ہوا؟

ج: ۲۶، ۲۷ فروری ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں تیسرا آل پاکستان ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔

س: صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لجنہ اماء اللہ فرینکفورٹ سے کب خطاب فرمایا؟

ج: ۳ جولائی ۱۹۸۳ء کو لجنہ اماء اللہ فرینکفورٹ سے صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے خطاب فرمایا اور تلقین کی کہ آپ موم کی ناک نہ بنیں بلکہ عزم و استقلال کی پتلیاں بنیں جنہیں بڑے سے بڑا طوفان بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکے۔

س: ۱۹۸۳ء میں کن طالبات نے طلائی تمغہ حاصل کیا؟

ج: روبینہ تنویر صاحبہ بنت چوہدری انعام اللہ صاحب نے بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی سے ایم۔ اے اردو میں اوّل آنے پر اور حامدہ نوری صاحبہ بنت محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ نے سندھ یونیورسٹی سے ایم۔ اے سیاسیات میں دوم پوزیشن حاصل کرکے طلائی تمغہ جات حاصل کئے۔

س: جماعت احمدیہ کی شوریٰ میں لجنہ اماء اللہ کو براہ راست نمائندگی کب حاصل ہوئی؟

ج: مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے مجلس مشاورت میں لجنہ اماء اللہ کو براہ راست نمائندگی عطا فرمائی۔

س: DETROIT (ڈیٹرائیٹ) میں لجنہ اماء اللہ امریکہ سے صدر صاحبہ مرکزیہ نے کب خطاب فرمایا؟

ج: جماعت احمدیہ امریکہ کے سالانہ کنونشن منعقدہ ۱۳ اگست ۱۹۸۳ء پر صدر صاحبہ مرکزیہ نے خطاب فرماتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کو تلقین کی کہ قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کریں۔ ہمارا اعلیٰ نمونہ ایسا ہونا چاہیئے کہ جس کو دنیا دیکھ کر یہ کہہ سکے کہ یہ سب سے جدا انسان ہیں۔

س: سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۱۹۸۳ء میں کتنے اضلاع میں صدر لجنہ نامزد کی گئیں؟

ج: ۳۴ اضلاع میں صدر لجنہ نامزد کی گئیں؟

س: ۱۹۸۳ء میں لجنات کی کل تعداد میں کتنا اضافہ ہوا؟

ج: ۱۹۸۲ء میں کل تعداد لجنات ۶۵۶ تھی جبکہ ۱۹۸۳ء میں یہ تعداد ۸۱۸ ہوگئی۔

س: ۱۹۸۳ء میں چندہ دہندگان لجنات کی تعداد میں کتنا اضافہ ہوا؟

ج: ۱۹۸۲ء میں کل تعداد لجنات چندہ دہندگان ۵۶۲ تھیں جبکہ ۱۹۸۳ء میں یہ تعداد ۷۴۰ تک پہنچ گئی۔

س: ۱۹۸۳ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی آمد میں کس قدر اضافہ ہوا؟

ج: ۱۹۸۲ء کے مقابلہ ۱۹۸۳ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ بجٹ (آمد) میں ۲،۲۶،۷۳۹ روپے کا اضافہ ہوا۔

س: سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء پر لجنات کو حضور کے خطاب کا خلاصہ کیا تھا؟

ج: "دنیا بھر میں ہمیں باخدا عورتیں پیدا کرنی ہوں گی۔ یہی ہیں جو انقلاب پیدا کریں گی"۔ یہ تھا آپ کے خطاب کا خلاصہ۔

س: ناصرات کے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والی مجالسِ ناصرات اور ناصرات کی تعداد کیا تھی؟

ج: ۱۹۸۳ء کے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والی مجالس ناصرات کی تعداد ۲۴۱ اور ناصرات کی تعداد ۳۲۲۹ تھی۔

س: دورۂ مشرق بعید سے کامیاب مراجعت پر لجنہ اماء اللہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں استقبالیہ کب پیش کیا گیا؟

ج: ۱۹ نومبر ۱۹۸۳ء کو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی دورۂ مشرق بعید سے کامیاب مراجعت پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حضور کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا اور حضور نے اس موقع پر فرمایا:۔

"احمدی عورتوں نے صرف اپنے بچوں کی نہیں بلکہ ساری دنیا کی مائیں بننا ہے۔"

س: اس دورہ کے دوران حضور کن کن ممالک میں تشریف لے گئے؟

ج: آسٹریلیا، سنگاپور، فجی، سری لنکا۔

س: جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء پر بیرونِ پاکستان سے کن کن ممالک کی کتنی خواتین نے شرکت کی؟

ج: بیرون پاکستان انڈونیشیا، ماریشس، نائیجیریا، گھانا، امریکہ، جنوبی افریقہ، ہالینڈ اور انگلینڈ کی ۲۹ خواتین اور تین بچے بھی جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء میں شریک ہوئے۔

س: سپین میں لجنہ اماء اللہ کا قیام کب ہوا۔

ج: ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء کو سپین میں لجنہ اماء اللہ کا قیام ہوا۔

س: صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دورۂ سپین کے موقع پر تفریحی پارٹی میں کس قدر خواتین شریک ہوئیں؟

ج: اس موقع پر احمدی خواتین و بچیوں کے علاوہ ایک سو کے قریب دیگر سپینش خواتین نے شرکت کی۔

س: لجنہ اماء اللہ سپین کا سالانہ جلسہ کب منعقد ہوا؟

ج: ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو لجنہ اماء اللہ سپین نے اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا؟

س: حضرت مولوی محمد دین صاحب کا وصال کب ہوا؟

ج: آپ کا وصال ربوہ میں ۲۸ مارچ ۱۹۸۳ء کو ہوا۔ آپ صدر انجمن احمدیہ کے صدر کے فرائض منصبی ادا فرماتے رہے۔ اور لمبے عرصہ تک نصرت گرلز ہائی سکول کے مینیجر رہے نیز بچیوں کو پڑھاتے بھی رہے۔

گذارش ہے کہ اگر آپ الفضل میں کوئی مضمون یا خط یا نوٹ اشاعت کے لئے ارسال کر رہے ہیں تو یہ تحریر ورق کے صرف ایک طرف لکھیئے اور کم از کم ایک طرف ایک ڈیڑھ انچ کا حاشیہ چھوڑیئے یہ بات صرف نئے لکھنے والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ہر لکھنے والے کے لئے ہے۔ اور امید ہے کہ ہمارے جملہ مضمون نگار اس کا خیال رکھیں گے۔

اگر مضمون کی تحریر نجی خط کی طرح شکستہ ہو تو اشاعت میں دیر بھی ہو سکتی ہے۔ اور چھپنے سے رہ بھی سکتا ہے۔

ادارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دُعا: مکرم ملک محمد یونس صاحب (ریٹائرڈ ایس پی) زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ اسلام آباد غربی چند ہفتوں سے بہت بیمار ہیں اور نیویارک (امریکہ) میں زیرِ علاج ہیں ابھی تک بیماری پر قابو نہیں پایا جا سکا۔

○ مکرم منیر احمد صاحب ظفر محلہ دارالفتوح ربوہ کی اہلیہ شاہدہ منیر صاحبہ فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

○ محترم راکے فیض احمد خان صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور کی والدہ محترمہ کو دائیں طرف فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔

○ مکرم ملک عارف محمود صاحب سانگلہ ہل کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے شوگر اور گردوں کی تکلیف سے سخت بیمار ہیں۔ جرمنی میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹروں نے حالت تشویشناک بتائی ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم شیخ غلام جیلانی صاحب خوشنویس آف ننکانہ مورخہ ۱۴ رجون بروز اتوار ۸ بجے صبح فضلِ عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۸۷ سال تھی۔ مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) صلاح الدین صاحب نے نمازِ جنازہ بیت المہدی میں پڑھائی۔ عام قبرستان ع۱ میں تدفین کے بعد محترم سید عبدالحیٔ صاحب ناظر اشاعت نے دعا کرائی۔

○ مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب آف لنگر وال (ابن مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب) صدر جماعت احمدیہ پتوکی و نائب امیر ضلع قصور مورخہ ۱۳ رجون ۹۲ء بروز ہفتہ ڈیڑھ بجے شب دل کے حملہ سے وفات پا گئے پتوکی اور ربوہ میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ بعد میں بہشتی مقبرہ میں بوجہ موصی ہونے کے تدفین ہوئی۔

○ مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز استاد جامعہ احمدیہ ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ محترمہ خدیجہ ناز صاحبہ زوجہ مکرم شہادت علی صاحب مربی سلسلہ عالیہ ۱۵ رجون ۹۲ء بوقت ۱۰ بجے قبل از دوپہر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی نمازِ جنازہ اسی روز بعد نمازِ مغرب بیت مبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی بعد از تدفین محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے دعا کروائی۔

○ مکرم ادریس الرحمٰن صاحب نعیم ولد رانا فضل الرحمٰن صاحب نعیم ۱۵ رجون ۹۲ء کو بعمر ۲۶ سال لاہور کے ایک ہسپتال میں وفات پا گئے۔ آپ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب آتالیق کے پوتے تھے۔ ان کا جسدِ خاکی ۱۵-۱۶ جون کی درمیانی شب ربوہ لایا گیا۔ جہاں ۱۶ رجون کو بعد نمازِ ظہر مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب نے بیت المہدی میں نمازِ جنازہ پڑھائی بعد ازاں قبرستان نمبر ۲ میں تدفین عمل میں آئی۔

○ محترم میاں گل محمد صاحب گوندل سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ویلفیئر مورخہ ۱۳ رجون ۱۹۹۲ء کو بعمر ۷۹ سال لاہور میں وفات پا گئے آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت میاں خدا بخش صاحب گوندل آف کوٹ مومن ضلع سرگودھا کے فرزند اور حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب کے داماد تھے۔ اسی روز محترم امیر صاحب لاہور نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور ماڈل ٹاؤن قبرستان میں تدفین ہوئی۔

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

بازیافتہ کپڑا: چند دن ہوئے سرگودھا ایکسپریس ریل کار میں سے کسی احمدی دوست کا کچھ کپڑا ایک لفافہ میں ملا ہے۔ جس کسی کا ہو صدر عمومی صاحب ربوہ سے رابطہ کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

آپ کا خط ملا

محترمہ حمیدہ صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب

آپ کا خط ملا اور آپ کی والدہ محترمہ کے متعلق آپکا مضمون بھی۔ مضمون الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے۔ آپ کی تحریر خاصی شگفتہ ہے اور زوائد سے ہٹ کر۔ اس لئے اگر آپ مختلف موضوعات پر اپنے خیالات تحریر فرماتی رہیں تو الفضل کے قارئین آپ کے مضامین سے ضرور محظوظ ہوں گے۔ اور آپ کے ممنون بھی ہوں گے۔ اور آپ کے لئے دعائیں بھی کریں گے

یاد رفتگان

ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب

محترم میر صاحب لاہور کی جماعت کے نہایت مخلص، ملنسار اور درویش صفت بزرگ تھے۔ آپ اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز رہے۔ آپ کا شمار ملک کے قابل ترین ماہرین آب پاشی سائنسدانوں میں ہوتا تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی حکومت آب پاشی کے ہر اہم پراجیکٹ پر آپ کی علمی خدمات سے استفادہ کرتی رہی۔ اس سلسلے میں آپ کو اہم قومی اعزازات بھی حاصل ہوتے رہے۔ آپ کے پسماندگان میں آپ کی بیگم کے علاوہ تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں شامل ہیں۔ آپ کے صاحبزادے عزیزم ڈاکٹر سید داؤد احمد ورلڈ بینک میں اور عزیزم ڈاکٹر سید محمود احمد عالمی ادارہ خوراک میں کام کر رہے ہیں۔ اور عزیزم سید حبیب احمد بطور واقفِ زندگی سیرالیون میں خدمتِ سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

روپیہ بھی صفر سے بہتر ہے۔ مجھے سینکڑوں رقعے ایسے آتے رہتے ہیں کہ تنخواہ تھوڑی ہے عیالدار آدمی ہوں۔ کچھ سلسلہ کی طرف سے امداد مل جائے یا وظیفہ ہی مل جائے۔ ان کے خیال میں سلسلہ نام ہے چند جادوگروں کا جو کیمیا بناتے ہیں۔ یا اپنے احمدی ہونے کو اللہ تعالیٰ پر احسان سمجھتے ہیں کہ تو نے (...) بھیجا تو خزانہ بھی دیا ہوگا ایسے لوگ ایمان کو تجارت سمجھتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ رستمبر ۱۹۳۴ء)

بقیہ: ص۴ سے آگے

بھرے پیغامات اور دعائیں انہیں پہنچاتی سن کر خوش ہوتیں اور تشکر کے جذبات کے ساتھ کہتیں کہ سب کو میرا محبت بھرا اسلام دینا اور کہنا کہ (اگر اللہ نے چاہا) جب میں گھر آؤں گی تو خود چل کر ان کا شکریہ ادا کروں گی۔

ہسپتال میں خود تکلیف میں ہوتے ہوئے بھی دوسروں کے آرام اور جذبات کا بہت خیال تھا۔ اکثر مجھے کہتیں کہ کوئی کتاب لے آئی ہو اگر میں سو گئی تو بور تو نہ ہو جاؤ گی پھر یہ بھی فکر رہتا کہ کھانے کا وقت ہو گیا ہے بھوک لگی ہوگی۔ فروٹ یہاں رکھا ہوا ہے یہی کھا لو۔ آخری بار میں یکم اپریل بروز بدھ ان سے ملی۔ صاحبزادی فائزہ اور میں کافی دیر ان کے پاس رہے۔ آپ نے وقتاً فوقتاً ہم سے باتیں بھی کیں۔ گو وہ مجھے پہلے سے کمزور لگیں لیکن میرے دل نے ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں سوچا کہ یہ پیارا چہرہ میں دوبارہ کبھی نہ دیکھ پاؤں گی۔ جب میں آنے لگی تو میں نے پیار سے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور کہا اچھا اب میں جا رہی ہوں۔ آپ نے میری طرف دیکھا تو مجھے آپ کی نگاہوں میں ہمیشہ کی طرح محبت اور خلوص کا سمندر نظر آیا۔

۳۔ اپریل بروز جمعۃ الوداع وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئیں۔ ان کی وفات سے کون سا دل تھا جو حزیں نہیں تھا اور کون سی آنکھ تھی جو اشکبار نہ تھی۔ لجنہ کی ممبرات اپنی پیاری "آپا آچھی" کو کیسے بھلا سکیں گی۔ جنہوں نے سب کو انمول محبت دی۔ وہ واقعی ایک ایسا وجود تھیں جو اپنی یادوں کے انمٹ نقوش چھوڑ گئیں۔ ہماری محفلیں ان کے بغیر سونی ہو گئیں۔ لیکن ہمارے دلوں میں وہ ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس پیاری ہستی پر اپنے انوار کی بارش نازل فرمائے اور ان کے درجات بہت بہت بلند فرمائے۔ وہ اپنی بیٹیوں کی نہایت پیاری اور شفیق ماں تھیں۔ آپ کے وصال پر جس بے مثال صبر کا نمونہ آپ کی بیٹیوں صاحبزادی فائزہ، شوکت جہاں اور عزیزہ مونا اور طوبیٰ نے دکھایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل بخشے۔ ان کے دلوں کو سکینت عطا فرمائے۔ اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازے اور دنیا کی ہر خوشی سے ان کے گھر بھر دے۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

پر سامان لادا جاتا تھا اور کچھ فاصلے کے بعد ایک اور جہاز پر سامان منتقل کر دیا جاتا تھا۔ غالباً ایسا اس لئے کیا جاتا تھا۔ کہ پتہ نہ چل سکے۔ کہ کونسے جہاز میں کیا کچھ لادا ہوا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی جسے اب خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ اس نے کروڑوں ڈالر بائیں ہاتھ کی تنظیموں کو دئیے۔ عام طور پر مغربی ممالک میں اور امریکہ کی کمیونسٹ پارٹی کو یہ سب کچھ دیا جاتا تھا گوربا چوف کے قریبی لوگ کہتے ہیں کہ ایسا ہوتا رہا ہوگا۔ لیکن ۱۹۸۵ء سے جب گوربا چوف برسر اقتدار آئے سے پہلے یہ بات ختم ہو گئی تھی اور گوربا چوف نے یورپ کے ساتھ امن کی سی کیفیت پیدا کر دی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے دوسرے بڑے دفتر واقع فیڈرل بی ایریا پر الطاف حسین کے مخالفوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ایم کیو ایم کا عزیز آباد میں واقع ہیڈ کوارٹر خاموش پڑا ہے۔ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین عرصہ نو ماہ سے لندن میں مقیم ہیں۔ کراچی میں ایم کیو ایم کے متحارب گروپوں میں لڑائی میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۸ ہو گئی ہے۔ کراچی میں اہم تجارتی مراکز بند رہے۔ دفاتر میں بھی حاضری کم رہی۔ ہنگاموں میں ۴۰ افراد زخمی ہو گئے۔ کراچی مشرقی اور وسطی کے علاقے کے گیارہ تھانوں کی حدود میں نافذ کرفیو میں کوئی وقفہ نہیں دیا گیا۔

○ فوج نے اعلان کیا ہے کہ ایم کیو ایم کی آپس کی لڑائی میں فوج غیر جانبدار ہے۔ فوج کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ کراچی میں فوج تعینات کر کے مزید خونریزی سے بچا لیا گیا ہے تاہم قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ایک گولی بھی نہیں چلائی۔ کراچی میں گرفتاریاں جاری ہیں عقوبت خانوں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے لیڈر الطاف حسین نے لندن سے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے دفاتر پر قبضہ، کارکنوں کا اغواء اور قتل سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہے۔

○ صدر نے کہا ہے کہ دولت کے بل پر انتخابات کی ہائی جیکنگ روکنے کے لئے اقدامات ہونے چاہئیں انہوں نے کہا کہ اگر اس رجحان کو روکا نہ گیا تو ہمارے انتخابی نظام میں طبقہ امراء کو دوام مل جائے گا۔

○ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ سندھ میں فوجی آپریشن کو سیاسی اثرات سے بچانے کے لئے سندھ اسمبلی توڑ دی جائے۔

○ کنٹرول لائن پر پاک فوج نے جوابی فائرنگ کی۔ بھارتی فوج کی فائرنگ تیسرے روز بھی جاری رہی۔ فائرنگ سے ایک عورت شہید ہو گئی۔

○ پانچ ہزار بدعنوان افسروں کی ڈائریکٹری تیار کر لی گئی ہے۔ اس فہرست میں ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر، مجسٹریٹ اور پولیس افسروں کی بھاری تعداد ملوث ہے۔

○ ملک میں تیل کی کمی کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ پٹرول پمپ والوں نے ڈیزل کی جگہ مٹی کے تیل اور موبل آئل کے مکسچر کی فروخت شروع کر دی ہے جس سے گاڑیوں کے انجن پمپ سیل ہو گئے ہیں پٹرولیم ایسوسی ایشن کے ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت تیل کی قلت پر قابو پانے کے لئے اقدامات نہیں کر رہی۔

○ افغانستان کے لئے اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے مسٹر بینن سیوان مستعفی ہو گئے ہیں۔

○ سندھ میں نگران حکومت بننے گورنر کے استعفے اور بعض وزراء کی گرفتاریاں متوقع ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ہمارے دفاتر پر دن دہاڑے قبضہ کر لیا گیا ہے۔ سینکڑوں کو اغوا کر لیا گیا۔ ۵۰ سے زائد کارکنوں کو گولیاں مار دی گئیں۔ اغوا ہونے والے کے قتل کا خدشہ ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ وزیر داخلہ اور مسٹر شہباز شریف کو تمام واقعات کی اطلاع دی گئی ہے لیکن انہوں نے جوابی فون تک بھی نہیں کیا۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ آپس میں تصادم کے بعد اب شہری سیاست میں ایم کیو ایم کا اثر کم ہو جائے گا۔ اب فوج کو اپنا آپریشن شہری علاقوں تک وسیع کرنے کا موقع مل جائے گا۔

○ ایم کیو ایم حقیقی کے رہنما عامر خان نے کہا ہے کہ الطاف حسین سندھ کو پاکستان سے الگ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کی حکومت ناکام ہو چکی ہے فوج کو آزادی سے کام کرنے دیا جائے۔

بقیہ: صدا سے آگے

اور بعد از تدفین دعا بھی انہوں نے ہی کروائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ موصوف کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بچوں کے جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

قدیمی۔ اولین۔ شہرہ آفاق
حب اٹھراء
سو گولی تیس روپے۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے
نیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے
زد جام عشق
تیس گولی ۹۰/- روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ۔ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

زرعی زمین برائے فروخت
ضلع لیہ چوک منڈا کے قریب چک نمبر ۶۲۸ میں ۱۶ ایکڑ ۴ کنال زرخیز زمین نہری پانی وغیرہ۔ فوری طور پر فروخت کی جا رہی ہے۔ خواہش مند احباب درج ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔
محمود احمد چیمہ۔ کوارٹر ۸۲ تحریک جدید ربوہ
فون نمبر ۔۔۔ ۹۳۴

TRAVELLING TO LONDON
TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN. FOR DETAILS & BOOKING
CONTACT: MR. LATIF-UR-REHMAN BY 10th JULY 92.
ROOMI TRAVELS (PVT.) LIMITED
6, 7 HOTEL MID EAST, DR, DAUD POTA ROAD,
CANTT STATION KARACHI 75530
PHONES: 515161- 515209- 521377- 529624
IATA GOVT. LICENCE NO. 1329

جدید ہومیو پیتھی
کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ۔۔۔ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۷۱

پتہ